سوال

(304) نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بڑا گناہ حدیث میں وارد ہے مگر ایک مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ جتنی حد تک نمازی سجدہ کرتا ہے اگر اس کے درمیان والی جگہ سے گزرا جائے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی اگر دوسری صف میں سے گزر جائے گا تو نماز نہ ٹوٹے گی۔ مولانا ثناء ا امرتسری رحمہ اللہ کے نزدیک صف کی مٹھی ہی اس کا سُترہ ہے کس حد تک بات درست ہے؟ امام شوکانی رحمہ اللہ کے نزدیک کیا یہی بات درست ہے کہ نمازی جتنی حد تک سجدہ کرتا ہے اس کے درمیان والی جگہ سے گزرے تو نماز ٹوٹ جائے گی وگرنہ نہیں۔ ٹی وی میں بھی ایک مولانا صاحب یہی فرما رہے تھے۔ دوسری صف میں سے گزرے گا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابوداؤد میں حدیث ہے:

'إِذَا جَعَلْتَ بَينَ يَدَيكَ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَن مَرَّ بَينَ يَدَيكَ' سنن أبي داود، باب ما يَستُرُ المُصَلِّيَ، رقم: ٦٨٥

یعنی ''پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر آگے کوئی شے ہو اور پھر کوئی تیرے آگے سے گزر جائے، تو کوئی حرج نہیں۔''

علامہ عظیم آبادی رحمہ اللہ ''عون المعبود'' (۲۵۵/۱) میں فرماتے ہیں:

'ثُمَّ المُرَادُ مِن مَرَّ بَينَ يَدَيكَ بَينَ السُّترَةِ، وَالقِبلَةِ، لَا بَينَكَ، وَبَينَ السُّترَةِ'

یعنی ''آگے سے مراد سُترہ اور قبلہ کا درمیان ہے۔ نہ کہ نمازی اور سُترہ کا درمیان۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاصلہ جائے سجود (سجدہ کی جگہ) سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے، جس کی حد بندی ''قَذفَةٌ بِحَجَرٍ'' (کنکری پھینکنے) کے ساتھ کی گئی ہے۔ یعنی پتھر پھینکنے کے بقدر آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ بعض نے فاصلہ تین ہاتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ کعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا فاصلہ یہی تھا اور کچھ نے بکری کے گزرنے کا اندازہ ذکر کیا ہے۔ جس طرح کہ بعض نصوص میں واضح ذکر ہے:

’وَجَمَعَ الدَّاوُودِی بِاَنَّ اَقَلَّهٗ مَمَرُّ الشَّاةِ، وَاَکثَرُ ثَلَاثَةُ اَذرُعٍ ۔ وَجَمَعَ بَعضُهُم بِاَنَّ الاَوَّلَ فِی حَالِ القِیَامِ، وَالقُعُودِ۔ وَالثَّانِی فِی حَالِ الرُّکُوعِ، وَالسُّجُودِ وَقَالَ ابنُ الصَّلَاحِ : قَدَّرُوا مَمَرَّ الشَّاةِ بِثَلَاثَةِ اَذرُعٍ قُلتُ : وَلَایَخفٰی مَا فِیهِ ۔ وَقَالَ البَغَوِی : اِستَحَبَّ اَهلُ العِلمِ الاَفضَلَ السُّترَةَ بِحَیثُ یَکُونُ بَینَهٗ، وَبَینَهَا قَدرُ مَکَانِ السُّجُودِ، وَکَذَالِکَ بَینَ الصُّفُوفِ ہٰذَا خُلَاصَةُ مَا فِی الفَتحِ‘ (۲۵۷/۱)

اسی بناء پر ’’سبل السلام‘‘ میں علامہ امیر (صنعانی) کا نظریہ ہے، کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی حُرمت صرف جائے سجود (سجدہ کی جگہ) تک ہے۔ بناء بریں موصوف مولوی صاحب کا فرمان کسی حدتک درست ہے۔ سابقہ حدیث کی بناء پر بہتر ہے ’’کہ فاصلہ کچھ زیادہ کرلیا جائے۔

حضرت مولانا ثناء ا امرتسری مرحوم رحمہ اللہ کی بنیاد غالباً حدیث الخط وغیرہ ہے کہ بوقت ِ ضرورت کوئی چیز بھی سُترہ بن سکتی ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے امام نووی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے : ’وَیَحصُلُ بِاَیِّ شَیئٍ اَقَامَهٗ بَینَ یَدَیهِ‘ یعنی ’’نمازی جونسی شے آگے رکھ لے، تو سُترہ کا مقام حاصل ہوجائے گا۔‘‘ حدبندی کے سلسلہ میں بظاہر امام شوکانی رحمہ اللہ کا اختیار تین ہاتھ ہے۔ ملاحظہ ہو! (نیل الأوطار : ۳/۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]()

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:294

محدث فتویٰ